Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ر

جمعرات

۱۴ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی-اے

جلد ۶ | ۲۴ تبوک ۱۳۳۲ھش - ۲۴ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۴۷

روسی سفیر مقیم قاہرہ کی مصری وزیر خارجہ سے ملاقات

غیر ملکی فوجی اڈوں کے مسئلے پر تبادلۂ خیالات

قاہرہ ۲۳ ستمبر۔ روسی سفیر مقیم قاہرہ نے آج مصر کے وزیر خارجہ مسٹر محمود فوزی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا انتظام خود روسی سفیر کی درخواست پر کیا گیا تھا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق اس ملاقات میں غیر ملکی فوجی اڈوں کے مسئلے پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ علاوہ ازیں جو دیگر مسائل زیر غور آئے۔ ان میں ان برطانوی فنی ماہرین کی تعداد کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ جو علاقہ سویز سے فوجوں کی واپسی کے بعد وہاں مقیم رہیں گے۔ آج مصر کے متعدد شہروں میں بعض اور آدمیوں کو زیر حراست لے لیا گیا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) ۲۰ ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز، ۲۱ ستمبر طبیعت ابھی ناساز ہی چلی جا رہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

حکومت پاکستان نے فاضل سرکاری ملازموں کی تخفیف روک دینے کا فیصلہ کر لیا

پارلیمنٹ اشیاء کی گرانی اور بعض ضروری چیزوں کی نایابی پر جمعہ کے روز غور کریگی

کراچی ۲۳ ستمبر۔ آج صبح یہاں پاکستانی پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس شروع ہوا۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے وقفہ سوالات میں ایوان کو بتایا کہ حکومت نے فاضل ملازمین کی تخفیف روک دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مسٹر اے۔ ایچ جعفر کو یقین دلایا کہ جن ملازمین کو برطرف کر دیا گیا ہے انہیں رفتہ رفتہ نئی آسامیوں پر دوبارہ رکھ لیا جائے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے مسٹر نور احمد کو بتایا۔ اگلے سال پاکستان کی بین الاقوامی فضائی سروس شروع ہو جائے گی۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا پاکستان مشرق وسطیٰ کے امور میں یقیناً دلچسپی رکھتا ہے لیکن مشرق وسطیٰ کے دفاع کے کسی ایسے منصوبہ پر جس میں عرب ممالک شریک نہ ہوں عمل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے بتایا پاکستان کو تا حال کسی ایسے دفاعی ادارے میں شرکت کی دعوت موصول نہیں ہوئی۔ آج پارلیمنٹ کے صدر نے اشیاء کی گرانی اور نایابی کے متعلق مسٹر درند زنا تھ دت کی تحریک التوا منظور کر لی چنانچہ اب جمعہ کو بعد دوپہر پارلیمنٹ

عرب ایشیائی ممالک چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی حالیہ تقریر کو بہت سراہ رہے ہیں

جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں سامراجیوں کیخلاف متحد محاذ بنانے کا امکان

نیو یارک ۲۳ ستمبر۔ امروز کا نامہ نگار خصوصی متعینہ اقوام متحدہ نیو یارک سے رقمطراز ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جنرل اسمبلی میں شمالی افریقہ اور ہند چینی میں فرانس کی سامراجی پالیسی پر جو زبردست نکتہ چینی کی تھی۔ اسے عرب ایشیائی ممالک کے گروپ میں بڑا سراہا جا رہا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے انتباہ کیا تھا کہ شمالی افریقہ کے لوگوں پر اگر یہ ظلم و تشدد جاری رہا۔ تو انہیں مجبوراً اپنی آزادی کے لئے تشدد آمیز جنگ شروع کرنی پڑیگی انہوں نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کو کافی چیں بہ جبیں کیا۔ جب انہوں نے مسٹر ڈلس کی تقریر کے اس حصے کی بڑی تعریف کی۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں پر ان کی مرضی کے مطابق حکومت کی جائے۔ مسٹر ڈلس نے تو یہ بات سوویٹ یونین کے متعلق کہی تھی۔ مگر ظفر اللہ خان نے ان کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے تو آبادیاتی عوام انہیں یاد دلائے جنکو بعض سامراجیوں نے غلامی کے پھندے میں پھانس رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہند چینی کے عوام نے فرانس سے جو کچھ مراعات حاصل کی ہیں۔ وہ صرف تشدد آمیز سرگرمیوں کی بنا پر کی ہیں۔ (روزنامہ امروز کراچی مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۳ء)

ظفر اللہ خان اقوام متحدہ کے

تین پسندیدہ مقررین میں سے ایک ہیں

لاہور ۲۲ ستمبر۔ کل شام یہاں وائی ایم سی اے ہال میں تقریر کرتے ہوئے اتحادی انجمن کے مرکز اطلاعات کے ڈائریکٹر آغا محمد اشرف نے انکشاف کیا کہ اتحادی انجمن میں جن تین مقررین کی تقریریں زیادہ انہماک اور توجہ کے ساتھ سنی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہیں دوسرے دو مقررین لبنان کے نمائندے چارلس ملک اور روسی مندوب مسٹر وشنسکی ہیں۔ آغا اشرف اتحادی انجمن کی جنرل اسمبلی کے متعلق بعض دلچسپ تفصیلات بتا رہے تھے۔ (روزنامہ امروز کراچی ۲۴ ستمبر ۱۹۵۳ء)

قاشقئی قبیلے کے سردار تہران آنے کی تیاریاں کر رہے ہیں

وہ شاہ ایران کو اپنی وفاداری کا یقین دلانا چاہتے ہیں

تہران ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ قاشقئی قبیلے کے سرداران دنوں شاہ ایران کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے لئے تہران جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کل یہاں زاہدی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ قاشقئی قبیلہ شاہ ایران یا زاہدی حکومت کے خلاف نہیں ہے۔ وہ صرف شیراز میں اپنی نیم خود مختار حیثیت برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ ڈاکٹر مصدق نے انکی اس حیثیت کو تسلیم کر رکھا تھا۔ خیال ہے کہ شاہ ایران سے ملاقات کرنے کے بعد قبیلہ تمام باغیانہ اعلانات سے دستکش ہوتے ہوئے اپنی وفاداری کا اعلان کر دے گا۔

شمالی سماٹرا میں مسلح بغاوت

جاکرتہ ۲۳ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی سماٹرا کے "اچے" علاقے میں حکومت کے خلاف مسلح بغاوت پھوٹ پڑی ہے۔ باغیوں نے پولیس پر جا بجا حملے کئے۔ بغاوت فرو کرنے کے لئے وہاں پولیس کے تازہ دستے بھیج دیئے گئے ہیں۔ ابھی کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ کل رات انڈونیشیا کی کابینہ نے ایک ہنگامی اجلاس میں صورت حال پر غور کیا

تعلیمی منصوبہ بندی کی اہمیت

لاہور ۲۳ ستمبر میاں افضل حسین نے تعلیمی منصوبہ بندی پر زور دیا ہے۔ کل رات انہوں نے روٹری کلب کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے موجودہ تعلیمی نظام میں دو بڑی خامیاں ہیں۔ ایک یہ کہ تعلیم کا معیار بہت پست ہے۔ دوسرے تعلیم پر وقت اور روپیہ بہت خرچ ہوتا ہے۔ آپ نے یونیورسٹی نتائج کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ایسے طلباء پر بے حساب روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ کہ جو اعلیٰ تعلیم کے قطعاً اہل نہیں ہیں۔ آپ نے فنی تعلیم رائج کرنے اور طلباء کی صلاحیتیں جانچ کر انہیں ان کی صلاحیت کے مطابق تعلیم دینے پر زور دیا۔

دیہی علاقوں کے باشندوں سے وزیر تعلیم کی اپیل

لاہور ۲۳ ستمبر۔ پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے دیہی علاقوں کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سوشل بہبود کی انجمنیں بنا کر تعلیم کو فروغ دینے میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت نئے مدرسے کھولنے اور دیگر تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے میں ان کی پوری پوری امداد کریگی۔

برطانوی مصری مذاکرات کے متعلق

عنقریب کوئی اچھی خبر آنے والی ہے

قاہرہ ۲۳ ستمبر۔ کل رات حکومت مصر کے ایک ترجمان نے بتایا کہ نہر سویز کے مستقبل کے سوال پر ان دنوں برطانوی اور مصری نمائندوں کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کے بارے میں عنقریب اچھی خبروں کی توقع ہے۔ برطانیہ کے خاص نمائندے سر برئیال رابرٹسن کی انگلستان سے واپسی کے بعد طرفین کے نمائندوں کی کل دوسری ملاقات ہوئی تھی۔ سر رابرٹسن حکومت برطانیہ سے مشورہ کرنے انگلستان گئے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بعض نئی تجاویز لے کر قاہرہ واپس آئے ہیں ملاقات کا سلسلہ آج بھی جاری رہے گا۔ قومی راہنمائی کے مصری وزیر میجر صالح سلیم نے کہا ہے کہ جب تک برطانیہ علاقہ سویز سے تمام فوجیں ہٹانی منظور نہیں کرے گا۔ اس وقت تک موجودہ مذاکرات کی نوعیت کا اعلان نہیں کیا جائے گا۔

عبدالقادر پرنٹر پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۳۲ہش

بائیبل میں تحریف

"نیشنل کرسچن کونسل" کے امریکی دفتر نے بائیبل کا نیا ترجمہ انگریزی میں شائع کیا ہے جس کا اردو ترجمہ بقول المائدہ "نیشنل کرسچن کونسل" کے خرچ پر پادری برکت اللہ صاحب نے شائع کیا ہے۔

اس نئے ترجمہ میں متی رسول کی انجیل باب ۱ آیت ۱۱ میں جو یسعیاہ نبی کا حوالہ ہے۔ اور پرانے ترجموں کے مطابق جس کا ترجمہ ہے کہ

"دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔"

انگریزی کے نئے ترجمہ میں "کنواری" کی جگہ "جوان عورت" کے الفاظ کئے گئے ہیں۔

اناجیل اربعہ رسولوں کے مکتوب وغیرہ جن کے مجموعہ کو عیسائی لوگ "نئے عہد نامہ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں سب سے پہلے یونانی زبان میں لکھے گئے تھے۔ یونانی زبان میں جو لفظ استعمال ہوا ہے انگریزی میں اس کا ترجمہ "Virgin" اور اردو میں "کنواری" کیا جاتا ہے۔ مگر "نیشنل کرسچن کونسل" نے اپنے نئے ترجمہ میں اس کا ترجمہ "جوان عورت" کیا ہے۔ جو ہر جوان عورت کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ کنواری ہو یا شادی شدہ اس لئے عیسائیوں کا یہ خوف جائز ہے کہ اس ترجمہ سے ان کے اعتقاد پر چوٹ پڑے گی۔

پندرہ روزہ اخبار "المائدہ" میں جو پاکستان کے عیسائیوں کا ترجمان ہے۔ اور جو لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اس نئے ترجمہ کے خلاف بہت سے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ "المائدہ" کا ۵ ستمبر ۱۹۵۳ء کا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں اکثر مضامین اسی موضوع پر شائع ہوئے ہیں۔ اور خود "المائدہ" کے ایڈیٹر کے بھی ایک سے زیادہ نوٹ اسی کے متعلق ہیں۔

اگرچہ ہمارا اپنا اعتقاد یہی ہے کہ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ مگر اس اداریہ میں ہمیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا۔ عیسائی دنیا اسکے متعلق جو فیصلہ کرے وہ مختار ہے ہم اپنے اعتقاد پر قائم ہیں کیونکہ ہمیں قرآن کریم اور احادیث نبوی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصریحات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت مریم صدیقہ کے پاک بطن سے اللہ تعالےٰ کی قدرت سے بغیر باپ کے ہی پیدا ہوئے تھے۔ تمام مسلمانوں کا سوائے ایسے لوگوں کے جو مغربی نیچری تحریک سے متاثر ہیں۔ یہی اعتقاد ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ "نیشنل کرسچن کونسل" نے ترجمہ میں جو تبدیلی کی ہے وہ بھی شاید مغربی نیچری تحریک کے زیر اثر ہی کی ہو۔ اور اگر انہوں نے واقعی اس خیال سے یہ تبدیلی کی ہے تو جس طرح ہم ایسے مسلمانوں سے جو یہی خیال رکھتے ہیں متفق نہیں۔ اسی طرح ہم "نیشنل کرسچن کونسل" سے بھی متفق نہیں ہیں۔

ہم ترجمہ کی لغوی صحت کی بحث میں نہیں جانا چاہتے۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے۔ جو عبرانی اور یونانی زبانوں پر پورا پورا عبور رکھتے ہیں۔ البتہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ اگر "کنواری" کی جگہ "جوان عورت" ترجمہ میں اس لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ ثابت کیا جائے کہ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ تو گو ہر ایک کا حق ہے۔ کہ وہ اپنا جو چاہے اعتقاد رکھے۔ اور اس لئے "نیشنل کرسچن کونسل" کا بھی حق ہے کہ وہ اپنا اعتقاد بدل لے۔ مگر نیشنل کونسل کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے ترجمہ کے ماننے پر مجبور کرے۔ اور نہ وہ مجبور کرتی ہے۔

یہ تو عیسائیوں کے گھر کا معاملہ ہے ہم اس میں دخل دینا نہیں چاہتے۔ مگر جس امر کے لئے آج ہم نے قلم اٹھایا ہے وہ "المائدہ" کے ایڈیٹر کے ایک نوٹ کے مندرجہ ذیل الفاظ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو انہوں نے اس ضمن میں لکھا ہے۔ "چند آیات کا نیا ترجمہ" کے زیر عنوان آپ فرماتے ہیں

"مسلمانوں کے فرقوں کا جھگڑا ابھی قرآن کے ترجموں کی وجہ سے ہے بعض احمدی حضرات تحت بددیانتی سے کام لے کر ترجمہ کے اختلافات کو بائیبل کی تبدیلی کہہ کر دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔"

یہ درست ہے کہ مسلمانوں کے فرقوں کا جھگڑا ابھی بعض صورتوں میں قرآن کے ترجموں کی وجہ سے ہو سکتا ہے اور ہے مگر اس کی وجہ سے آج تک نہ کسی غیر مسلم کو اور نہ کسی مسلمان کو یہ جرأت ہوئی ہے۔ کہ ترجمہ کے اختلاف کی وجہ سے اس نے قرآن کریم پر تحریف کا الزام لگایا ہو۔ دوسری وجوہات کے علاوہ اس کی ایک بڑی اہم وجہ یہ ہے کہ عیسائی لوگ مختلف زبانوں میں انجیلوں کے جو ترجمے شائع کرتے ہیں۔ وہ عموماً ترجمہ در ترجمہ ہوتے ہیں۔ اور شاذ ہی کبھی کوشش کی گئی ہو۔ کہ اصل یونانی انجیلوں سے مقابلہ کر کے ترجمے کئے جائیں۔ اس کے برخلاف مسلمانوں نے کبھی بھی یہ برداشت نہیں کیا کہ عربی متن کے بغیر ترجمہ شائع کیا جائے۔ اور اگر ایسی کوشش کبھی کی بھی گئی ہے۔ تو وہ ہمیشہ ناکام ہوئی ہے۔ بے شک بعض غیر مسلموں نے خاصکر انگریزی زبان میں قرآن کریم کے ترجمے بغیر اصل عربی متن کے شائع کئے ہیں۔ مگر ایسے ترجموں کو مسلمانوں نے کبھی وقعت نہیں دی۔

مگر اناجیل کے متعلق جو یہ الزام ہے کہ اس میں گاہ بگاہ تحریف ہوتی رہی ہے۔ یہ صرف اناجیل کے ترجموں کے اختلاف کی بناء پر ہی نہیں ہے۔ اور اناجیل پر یہ الزام صرف احمدیوں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ احمدیوں کے علاوہ تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں کی طرف سے جن میں غالب اکثریت عیسائیوں ہی کی ہے نہایت ٹھوس حقائق کی بناء پر لگایا جاتا ہے۔ جس کی تردید اس زمین اور اس آسمان کے تلے شاید قیامت تک نہیں ہو سکتی۔ خواہ تمام دنیا کے عیسائی پادری سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور ایسی تحریفیں محض "یونانی" "عبرانی" یا انگریزی الفاظ اور فقروں کے مختلف تراجم کی بنا پر ہی نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ بعض انجیلوں میں سے صرف بعض الفاظ ہی نہیں ایک آدھ فقرہ ہی نہیں بلکہ عبارتوں کی عبارتیں ایزاد کر دی گئی ہیں۔ یا اس سے نکال دی گئی ہیں۔ اسکے متعلق یہاں زیادہ بحث کا موقعہ نہیں۔ "المائدہ" کے ایڈیٹر یا دیگر عیسائی دوست اگر چاہیں تو اس تمام لٹریچر کا بطور خود مطالعہ کر سکتے ہیں۔ جو صرف انگریزی ہی میں اناجیل کی تحریف کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔ اور جو خود عیسائی کہلانے والوں کی اپنی تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ اور نہیں تو وہ لفظ "Bible" کے نیچے انسائیکلو پیڈیا برٹینکا اور چیمبرز انسائیکلو پیڈیا میں جو مضامین ہیں ان کا مطالعہ کر کے معلوم کر سکتے ہیں کہ پرانے عہد نامے کو تو جانے دیجیے نئے عہد نامہ میں کیا کیا کھلی کھلی تحریفات کن کن اثرات کے ماتحت ہوتی رہی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ انہی مضامین سے ثابت ہوتا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات سے دو سو سال بعد تک تو موجودہ صورت میں نئے عہد نامہ کا کوئی وجود ہی نہیں ملتا تھا۔ سینکڑوں چیزیں تھیں۔ جو ایک دوسرے سے متضاد بیان کرتی تھیں۔ پہلے کچھ چیزیں لے کر اسے ایک کتابی صورت دی گئی۔ پھر ان میں اور چیزیں ملائی گئیں اور ایسا کرنے میں نہ صرف بہت سی کانٹ چھانٹ کی گئی۔ بلکہ اپنی طرف سے ایزادیاں کی گئیں۔ ہم یہاں "نیو ورلڈ بائیبل ٹرانسلیشن کمیٹی" ۱۹۵۰ء میں امریکہ کی شائع کردہ "نیو ورلڈ ٹرانسلیشن آف دی کرسچن گریک سکرپچر جو براہ راست یونانی کے مستند ترین اور مقبول ترین نسخہ سے ترجمہ کیا گیا ہے صرف ایک نوٹ کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو اس ایڈیشن کے صفحہ ۱۸۲ اور ترجمہ میں مرقس کی انجیل کے اختتام پر دیا گیا ہے۔ اس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اناجیل کے بعض یونانی مسودوں میں اور بعض ترجموں میں مرقس کی انجیل میں ایک طویل "خاتمہ" دیا گیا ہے۔ جو بعض دوسرے یونانی مسودوں اور ترجموں میں مفقود ہے۔

یہ خاتمہ کی عبارت وہ ہے جو "برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کی شائع کردہ مرقس کی انجیل میں سولھویں باب کی آیت ۹ سے آیت ۱۹ تک ہے۔ اور جو المائدہ کے ایڈیٹر کے نزدیک بھی مسلمہ ہے۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کمیٹی نے اپنے نئے ترجمہ میں اس حصہ کو غیر مستند سمجھ کر تمام کا تمام چھوڑ دیا ہے

پھر اسی نوٹ کے آگے ایک دوسرے نوٹ میں اسی ترجمہ میں ایک اور مختصر سا خاتمہ دیا گیا ہے۔ جو بعض قریبی نسخوں اور ترجموں میں ملتا ہے۔ جو مرقس کے سولھویں باب کے آخر میں اوپر کے طویل خاتمہ کی بجائے لگایا گیا ہے۔ جس کا ذیل میں انگریزی سے اردو ترجمہ ہم درج کرتے ہیں:-

"مگر تمام باتیں جن کا حکم دیا گیا تھا انہوں نے مختصراً ان کو سنا دیا جو پطرس کے ارد گرد جمع تھے۔ علاوہ ازیں ان باتوں کے بعد یسوع نے خود ان کے ذریعہ مشرق سے مغرب کو جاوداں نجات کا نہ مسخ ہونے والا اعلان بھیجا۔"

کمیٹی مذکورہ بالا نے اس مختصر خاتمہ کو بھی غیر مستند سمجھ کر اپنے نئے ترجمہ میں شامل نہیں کیا۔

"المائدہ" کے ایڈیٹر سے ہم ادب سے پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ کیا یہ تحریفیں محض الفاظ کے مختلف معنے کی وجہ سے ہیں یا محض مکمل عبارتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے؟ اور کیا یہ احمدیوں کی بددیانتی ہے؟

پھر کیا آپ نے "المائدہ" کے اسی پرچہ کے ص۱۳ پر "امریکہ کو کیا ہو گیا" کے

(باقی دیکھیں ص۷ پر)

السید رضوان عبداللہ کی افسوسناک وفات

مرحوم کا عربی مضمون اور اس کا ترجمہ

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین (ربوہ)

حبشہ سے علم دین سیکھنے کے لئے آنے والے نوجوان السید رضوان عبداللہ کی اچانک وفات نہایت رنج دہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قریباً ساڑھے تین سال گزرے۔ کہ یہ نوجوان ربوہ میں وارد ہوا۔ اور اس عرصہ میں سرسری طور پر اردو جاننے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل رہا۔ نہایت ہونہار۔ زیرک اور شریف و محنتی نوجوان تھا۔ اس نے قلیل عرصہ میں اس نے کافی حد تک اردو زبان بھی سیکھ لی تھی۔ اور اب اس سال وہ مولوی فاضل کا امتحان دینے والا تھا۔

چونکہ اس کی مادری زبان عربی تھی۔ اس لئے اس کے ساتھ جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے عرصہ میں مجھے اس وجہ سے بھی خاص لگاؤ تھا۔ میں نے اس کے غیر ملکی ہونے کے باعث اس کی سہولت کا خاص خیال رکھا۔ اور ایک عرصہ تک اسے اپنے مکان میں اپنے پاس بھی رکھا۔ نہایت متدین اور با اخلاق نوجوان تھا۔ بات کرتے وقت عام طور پر اس کے چہرہ پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔ اسے علمی ترقی کا خاص شوق تھا۔ غرض جس پہلو سے دیکھا جائے۔ عزیز رضوان کی وفات رنجدہ اور الم انگیز ہے۔

گذشتہ سال موسم گرما میں جبکہ اساتذہ اور طلباء جامعہ احمدیہ نے تجویز کی۔ کہ کل دریائے چناب پر سیر و تفریح کے لئے بطور ٹرپ جانا چاہیئے میں نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ مگر رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ طلباء اور بعض اساتذہ جامعہ احمدیہ دریائے چناب پر ٹرپ کے لئے گئے ہیں۔ اور ایک طالب علم (غالباً غیر ملکی طالب علم) دریا میں ڈوب گیا ہے۔ چنانچہ صبح میں نے دریا پر جانے کے پروگرام کو منسوخ کر دیا۔ اور اس خواب کا بھی طلباء سے ذکر کر دیا۔ بعض اساتذہ کو بھی بتا دیا۔ اب یہ خواب ذہن سے بالکل اتر چکی تھی۔ لیکن ۲۶ راگست کی رات کو عزیز رضوانؓ کی وفات کی خبر پا کر جب میں ایک طالب علم کے ہمراہ ربوہ جا رہا تھا۔ تو عزیز بشیر احمد قمر نے مجھے بتایا۔ کہ بعض طلباء آپ کے اس خواب کا آج ذکر کر رہے ہیں۔ اس پر وہ خواب مجھے بھی یاد آ گئی۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ گذشتہ سال جن اساتذہ صاحب کو میں نے طلباء کے ساتھ خواب میں دیکھا تھا وہی اس موقعہ پر ان کے ساتھ تھے۔

اواخر جون ۱۹۵۳ء میں مجھے جامعۃ المبشرین ربوہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ ان دنوں جامعہ احمدیہ میں تعطیلات تھیں۔ جامعہ احمدیہ کے بنگال۔ سیلون۔ کشمیر۔ چین وغیرہ کے چند طلباء جو تعطیلات میں گھروں کو نہ جا سکتے تھے ہوسٹل میں رہتے تھے۔ ابھی میں جامعہ احمدیہ کا چارج نہ دے چکا تھا۔ ان چند طلباء کی ایک دعوت پر ہم ان کے ساتھ ہوٹل میں چائے پی رہے تھے۔ عزیز رضوان مرحوم بھی شامل تھا۔ میں نے چاہا کہ گرمی کی شدت ہے۔ اور ان طلباء کو یہ احساس ہوگا۔ کہ ہمارے ماں باپ قریب ہوتے تو ہم بھی تعطیلات میں ان کے پاس جاتے۔ اس لئے ان کو کسی قریب کے اچھی آب و ہوا والے مقام پر ضرور بھجوانا چاہیئے۔ رضوان مرحوم کو ان طلباء سے علیحدہ ہو کر ایبٹ آباد جانے کی پہلے سے پیشکش ایک اور جگہ سے ہو چکی تھی۔ مگر اپنے ان طالب علم ساتھیوں کی رفاقت کو ترجیح دیتے ہوئے مرحوم نے یہی پسند کیا۔ کہ وہ بھی تعطیلات کا ایک حصہ کلر کہار ضلع جہلم کے مقام پر ہی گزارے گا۔ تاکہ اس عرصہ میں اسکی تعلیمی ترقی کا سلسلہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاری رہے

مرحوم رضوان کو تحریر کی طرف بھی توجہ تھی۔ رسالہ الفرقان میں ایک عربی حصہ بھی ہوتا ہے۔ ماہ جنوری ۱۹۵۳ء کے رسالہ میں مرحوم کا ذیل کا مختصر مگر نہایت پُرمغز مقالہ شائع ہوا ہے۔ اس ہونہار نوجوان کی پہلی اور آخری تحریری کوشش کے ریکارڈ کے طور پر میں اس مقالہ کو عربی الفاظ میں نقل کر کے اس کا ترجمہ بھی شائع کرتا ہوں۔

"سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین

(بقلم سید رضوان عبداللہ الطالب بالجامعۃ الاحمدیۃ)

العظماء کثیرون عظیم تظہر عظمتہ فی العلوم العربیۃ وعظیم تعظمہ الشجاعۃ واخر ترفعہ الحکمۃ وغیرہ یذیع صیتہ التالیف والادب کل ھؤلاء عظماء فی اعیننا فنقول ما اعظم ھذا الرجل انہ الف کتاباً فی الطب۔ وما اقوی ذاک لقد صارع شخصین بمفردہ وصرعہما وھکذا فاخذ فی عد العظماء و سبب عظمتہم وھم کثیرون لا یحصی لہم عدد و وصف اللہ تعالیٰ رسولہ الکریم صلوات اللہ علیہ وسلم فی کتابہ العزیز قائلاً وھو احکم الحاکمین "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" وھذا الوصف جامع لتلک الصفات التی ذکرناھا لاولئک العظماء و تلک الاوصاف باجمعھا توجد فی الانبیاء مدرجۃ قصوی۔ فبکونہ صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین" وافضلھم یلزم ان یکون قد فاقھم فی جمیع تلک صفات فیمکن ان نقول انہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل لانہ خاتم النبیین وانہ اشجع الشجعان لانہ خاتم النبیین واحکم الحکماء لکونہ خاتم النبیین و علی ھذا القیاس فانظر کیف جمعت فی لفظ خاتم النبیین صفات العظماء والاقویاء وجمیع المحاسن التی یجب ان تکون فی حسن الاخلاق وکیف لا یکون ھو افضلھم وھو الذی ارسل الی الناس کافۃ وھو الذی جعلت لہ الارض مسجداً یسجد فیھا فی کل بقعۃ من بقاع العالم کل مومن۔ وھو الذی اعطی القرآن المجید الذی ھو معجزۃ الدھر والذی انزل لیستظل بظلہ جمیع اھل الملل فی العالم۔ لقد اثبت لنا التاریخ کیف کان صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین فی کل اعمالہ وافعالہ التی لا یمکن ان نحصیھا فی ھذا المقام۔ ومن اراد التفصیل فعلیہ بالقرآن فان احسن وصفہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن۔ والظاھر کظھور الشمس ان القرآن ھو المعجزۃ الخالدۃ التی ظھرت علی یدہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو نور بہ یضئ الطریق لتابعیہ ویھدیھم الی سبیل الرشاد۔ تمت علیہ صفات کل مؤتیۃ ختمت بہ نعماء کل زمان

(الفرقان جنوری ۱۹۵۳ء)

اس مضمون کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ دنیا میں بڑائی حاصل کرنے والے بہت ہیں۔ بعض کی بڑائی علوم عربیہ میں تفوق سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور کچھ اپنی بہادری کے باعث یا حکمت و دانائی کے باعث بڑے قرار پاتے ہیں۔ اور بعض کی شہرت کا موجب ان کی تصنیفات ہوتی ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں کی بڑائی کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ کتنا بڑا آدمی ہے۔ اس نے علم طب میں عمدہ کتاب تالیف کی ہے۔ اور وہ کتنا مضبوط آدمی ہے۔ کہ اس نے اکیلے ہو کر دو کا مقابلہ کیا۔ اور انہیں گرا لیا۔ ہم اس طرح بڑے لوگوں کی بڑائی اور عظمت کا حساب لگاتے ہیں۔ اور بڑے لوگ اپنی تعداد میں بے شمار ہیں۔

خدائے احکم الحاکمین نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ لفظ خاتم النبیین ان تمام اوصاف کا جامع وصف ہے۔ جو ہم نے اہل عظمت کے سلسلہ میں ذکر کئے ہیں۔ یہ تمام اوصاف انبیائے کرامؑ میں بدرجہ غایت پائے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین اور افضل المرسلین ہونے سے لازم آتا ہے۔ کہ آپ ان تمام صفات میں تمام نبیوں سے بڑھ کر ہوں۔ پس یہ کہنا بجا ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے بڑے بہادر ہیں۔ اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے زیادہ دانا اور حکیم ہیں۔ اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خاتم النبیین عظماء اور بڑوں کے تمام صفات نیز محاسن اخلاق پر جامع ہے۔ اس لئے خاتم النبیین کا افضل المرسلین ہونا لازمی ہے۔ بھلا آپ کیوں سب سے افضل نہ ہوتے جبکہ آپ سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ اور ساری زمین آپ کے لئے مسجد قرار دی گئی ہے۔ جس کے چپہ چپہ پر مومن سجدہ کرتے ہیں۔ پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا دائمی معجزہ دیا ہے۔ جس کے سایہ میں تمام اہل ادیان کو پناہ لینی پڑے گی۔

تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے تمام اعمال اور اپنے بے شمار کارناموں میں واقعی خاتم النبیین تھے۔ اس کی تفصیل قرآن مجید سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید نے آپؐ کے اوصاف کو بہترین رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ قرآن مجید یقیناً وہ ابدی معجزہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا۔ قرآن ایک نور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک نور ہیں۔ جو اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ راہ حق کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور انہیں حق تک پہنچاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تمام صفات کمال پوری ہو چکی ہیں۔ اور ہر زمانے کی روحانی نعمتوں کا آپؐ پر خاتمہ ہے۔"

عزیز مرحوم رضوان کے اس مضمون کا لفظ لفظ اسکی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہے۔ اس لحاظ سے مرحوم کی یہ شہیدانہ موت ایک قومی صدمہ ہے۔ کتنا دردناک وہ منظر تھا۔ کہ جب ۲۶/۲۷ اگست کی درمیانی شب عزیز رضوانؒ مسجد مبارک ربوہ کے پاس بے حس و حرکت چارپائی پر پڑا تھا۔ اور ایک جم غفیر نے درد بھرے دلوں اور نمناک آنکھوں کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی امامت میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ آخر آدھی رات کے قریب عزیز کو قبرستان میں سپرد خاک کرتے ہوئے "رضی اللہ عنہ یا رضوان وارضاک" کہہ کر ہم سب اندوہناک حالت میں گھروں کو واپس ہوئے اور یہ تصور کر رہے تھے کہ مرحوم کے والدین کو کتنا شدید صدمہ ہوگا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

بے جا مخالفت نہ کیجئے

ملک کے بعض اخبارات کو اپنی روش تبدیل کرنی چاہئیے

(ذیل کا مضمون معزز معاصر شہباز نے اپنے اداریتی کالموں میں تحریر کیا ہے)

اخبارات کسی ملک کی تعمیر اور تخریب میں جس قدر حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے بار بار ملک اور عوام کے مفاد کے تحفظ کی درخواست کی جاتی ہے۔ دنیا کے دوسرے آزاد ممالک میں۔ اسی اہمیت کی بنا پر انہیں خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ خود بھی انتہائی حزم و احتیاط سے قلم اٹھاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ابھی حالات کی رفتار کچھ اس طرح پر چلتی رہی ہے اور چل رہی ہے کہ یا تو اخبارات عوام کے مفاد کے ترجمان نہیں بنتے۔ اور حکومت کی مدح اور ستائش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اور اگر مخالفت پر آتے ہیں تو وہ ملک کے مفاد کو بھی نظر انداز کر جاتے ہیں۔ افراط و تفریط کے اس چکر میں ملک کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ ہمارا اپنا نقطۂ نظر تو یہ ہے کہ جہاں حکومت اچھا کام کرے اس کی تعریف کرو۔ اور جہاں عوام کے مفاد پر زد پڑنے کا خدشہ ہو۔ وہاں اس کو جھنجوڑا جائے۔ اسی نقطۂ نظر سے ہم نے ہمیشہ ملکی امور پر لکھا ہے۔ لیکن دوسرے صوبوں کے اخبارات کی روش سرحد کے متعلق یہ نہیں رہی۔ ہم ایک مدت سے ان کی معاندانہ اور مخالفانہ روش کو نہ صرف دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ اس چبھن اور شدت کو محسوس کر رہے ہیں۔ ایک مدت کے تعین کی کونسی بات ہے۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد جب صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی حکومت قائم ہو گئی۔ اور حضرت قائد اعظم نے خود اس کی ہیئت ترکیبیہ کی تشکیل و تکمیل میں حصہ لیا تو مخالف عناصر اپنے گوشوں میں جا چھپے۔ کیونکہ ابتدا میں ان سے کچھ بن نہ پڑا۔ بلکہ انہوں نے مصلحت کے تحت ان فیصلوں کو سراہا۔ ان کا خیر مقدم کیا۔ لیکن وقت گزرتا گیا۔ ان کی مصلحتیں بیدار ہونا شروع ہو گئیں۔ اور انہوں نے سازشوں کا جال پھیلا دیا۔ مگر انہیں ہر مرحلے پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان عناصر نے دیکھا کہ انہیں ناکامی ہوتی ہے تو انہوں نے بعض اخبارات کو اپنے ساتھ گانٹھا۔ تاکہ اگر اور کچھ نہیں ہو سکتا تو اسی طرح دل کا بخار نکالا جائے۔ سرحد کی مسلم لیگی وزارت کے خلاف واویلا بلند کیا جائے۔

ان اخبارات کا تجزیہ کیا جائے تو انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول۔ جو نظریاتی لحاظ سے قیام پاکستان کے مخالف تھے۔ اور اب بھی جن کی ذہنیتوں میں یہ مملکت کانٹا بن کر کھٹکتی ہے۔

دوم۔ وہ جو ابتدا میں مسلم لیگی تھے لیکن حالات کے نشیب و فراز کی وجہ سے اقتدار ان کے ہاتھ میں نہ آ سکا یا وہ اس کے قطعی اہل نہیں تھے۔ لیکن ان کی شکست خوردہ ذہنیت نے مخالفت پر آمادہ کر دیا۔

سوم۔ وہ جو شروع ہی سے جن کی کوئی پالیسی نہیں۔ وہ حالات کا رخ دیکھتے ہیں اور اس کے مطابق کبھی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی حمایت پر۔ وہ اپنا مفاد دیکھتے ہیں اور بس!

جو اخبارات نظریاتی لحاظ سے پاکستان کے مخالف تھے۔ اور اب بھی مملکت کو نقصان پہنچانا ان کا شیوہ ہے۔ ان سے کسی قسم کا گلہ کرنا فضول ہے۔ کیونکہ ان کی ضرر رسانی کی حدود کو ماپنا ہمارا کام نہیں حکومت کا فرض ہے۔ البتہ اس بات سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ کہ جو کچھ وہ لکھتے ہیں اس کے پس منظر میں خلوص کو کس قدر دخل ہے۔ اور جو زہر وہ عوام کو دیتے ہیں ان کے اصل محرکات کیا ہیں۔

ہماری ایماندارانہ رائے ہے۔ اور ہم اس کا اعادہ کرتے ہیں کہ پنجاب کی طرح کراچی اور دوسرے مقامات پر ایسے جرائد موجود ہیں۔ جن کے ایڈیٹروں اور مالکوں نے ابھی تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ اور نہ ہی وہ قیامت تک اس پر آمادگی کا اظہار کریں گے۔ ان کی زندگیاں یا تو کانگریس کے منعم خانوں میں گذری ہیں۔ اور یا پھر کمیونسٹوں مذہبی شورش پسندوں اور دوسرے انتہا پسند قوم پرستوں کی گود میں پروان چڑھی ہیں۔ اس لئے جب ان جرائد کو وقت ملتا ہے۔ وہ ملک کی سالمیت پر ضرب لگانے کے لئے ایک منٹ بھی توقف نہیں کرتے۔ ان کے قلم کی پنہائیاں صوبہ سرحد تک محدود نہیں ہیں۔ بلکہ انہیں جہاں بھی موقع مل جائے۔ اپنے زہریلے وار سے باز نہیں آ سکتے۔ ان سے کسی قسم کی نیکی کی توقع رکھنا قطعی عبث ہے۔ ان کے اپنے انداز فکر میں جذبۂ حب الوطنی کی بجائے خوفناک دشمنی اور مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اس آگ کو کون ٹھنڈا کرے؟ ابھی تک اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا گیا۔ ہمیں اس حقیقت کے اظہار میں کوئی باک نہیں کہ جس قدر اصولوں کا پرچار یہ لوگ اس وقت کر رہے ہیں۔ اگر ان کے ہاتھ میں اقتدار آ جائے تو یہ کسی آدمی کی قطعاً پرواہ نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کی اپنی مصلحتیں اور ضرورتیں ہی اصولوں کا جامہ اوڑھ لیں گی۔

ہمیں تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر مہذب اور ترقی یافتہ ملک میں یہ اصول ہوتا ہے کہ اگر کسی ایک پارٹی کی حکومت قائم ہو جائے تو دوسری جماعتیں سپر انداز ہو جاتی ہیں۔ وہ تعمیر وطن میں اس کے ساتھ تعاون کرتی ہیں جہاں کہیں اسے غلطی نظر آئے اسے واضح کرتی ہیں۔ کیا مجال جو ان میں معمولی سی شکر رنجی آ جائے۔ پورے ملک کو وہ ایک ناگزیر اکائی سمجھتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ابھی ذہنیتوں میں تبدیلی نہیں آئی وہی پرانی مخاصمانہ نیش زنی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ اور خدا جانے یہ سلسلہ کب تک یونہی چلے گا۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اگر حکومت پاکستان اور صوبائی حکومتوں نے اس مسئلہ پر متانت سے نہ سوچا۔ اور ایک صوبہ کی مسلسل اور پیہم مخالفت کے انسداد کے لئے تدابیر نہ کیں۔ تو وہ دن دور نہیں جب پورے ملک میں اس کے زہریلے اثرات پھیل جائیں گے۔ جس کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ کہ عوام کو ایک لمحہ بھی سکون نہیں ہوگا۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ جن اخبارات کا ماضی مشکوک ہے ان کے پوشیدہ اغراض و مقاصد کو سمجھیں اور ان کی موجودہ روش سے باخبر رہیں۔ یہ ملک ہمارا اپنا ہے اقتدار کے رد و بدل کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ جمہوری ملکوں میں سیاسی نشیب و فراز آیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن ملک ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اس لئے ہر وہ اخبار جو غلط جامہ اوڑھ کر اپنی اغراض مشتبہ کی خاطر صوبہ سرحد کو بدنام کر رہے ہیں۔ ان سے باخبر رہنا چاہیئے۔

دوسری نوعیت کے وہ اخبارات ہیں۔ جن کا کام اقتدار کی پرستش کرنا ہے۔ اگر انہیں اپنے صوبے میں اقتدار حاصل ہے۔ تو وہ ہر قسم کی بدعنوانی کرتے ہیں۔ بدعنوانیوں کی حمایت میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ ان کے لئے توجیہات پیش کرتے ہیں۔ لیکن جونہی ان کے ہاتھ سے اقتدار نکل جائے وہ اپنی روش میں فوراً تبدیلی کر لیتے ہیں۔ ان کا موقف دھوپ چھاؤں ہے۔ وہ اپنی ذات کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ ان کا اپنا اصول صرف یہ ہے۔ کہ اگر اقتدار ہاتھ میں ہے۔ تو نہایت خاموشی سے اپنی افعال کو جائز قرار دو۔ جن کو دوسرے ہی لمحے اقتدار چھن جانے کے بعد غلط قرار دیا جاتا ہے۔

جن اخبارات کے ضمیر کی بیداری کا یہ عالم ہو۔ ان سے کسی قسم کی نیکی کی توقع رکھنا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ یہ اخبارات نہ صرف ملک کے لئے مصیبت کا باعث بنتے ہیں بلکہ خود اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے بھی عذاب ہوتے ہیں۔ عوام کی نظروں میں ان کی اصول پرستی اور قلم کی عصمت کے تمام پیچ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

ان اخبارات سے ملک کے تمام حصوں کو محفوظ رکھنا ہماری اپنی مملکت کا کام ہے۔ کیونکہ ان کے سامنے کوئی ضابطۂ اخلاق نہیں۔ جہاں کوئی ضابطۂ اخلاق نہ ہو اور نہ ہی اسے تسلیم کیا جائے۔ تو تمام سرگرمیاں تخریبی ہوں وہاں اس بات کا کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ ملک کے لئے کوئی بہتری کا راستہ نمودار ہو سکے۔

تیسری قسم کے وہ اخبارات ہیں جو گرد راہ ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں۔ انہیں کچھ خبر ہی نہیں کہ اصل حالات کیا ہیں اور جس مسئلہ کے متعلق وہ لکھ رہے ہیں اس کی اپنی نوعیت کیا ہے۔ انہوں نے ایک موقف سمجھ رکھا ہے۔ کہ منفی لکھنے سے اخبار کی اشاعت بڑھ جاتی ہے۔ واہ واہ اور داد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ جیبوں کو گرم رکھنا بھی ان کا اپنا مشرب ہوتا ہے ان اخبارات کی تحریروں کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں وہ تو محض مرغ باد نما ہوتے ہیں۔ ہوا کا بدلتا ہوا رخ دیکھ کر وہ بھی بدل جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں ان کے حال پر ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ مگر اصل مصیبت یہ ہے کہ عوام ان کی تحریروں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہنا اور محفوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

ہم اس اصول کے پابند ہیں۔ کہ اخبارات کو پوری اخلاقی اور جمہوری آزادی ملنی چاہیئے۔ ان کے حقوق کو کسی طرح پامال نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کا قلم پوری طرح آزاد و بیباک رہنا چاہیئے۔ لیکن ہم یہ بات تسلیم نہیں کرتے کہ ملک کے ایک حصے کے اخبارات دوسرے صوبے کو نشانۂ مشق بنا لیں یہ روش اور طریقہ غلط اور ناقابل تسلیم ہے۔

اخبارات کی آزادی کے تحفظ کے لئے یہ حقیقت ظاہر ہے۔ کہ ہم نے ہر مرحلے پر بڑھ چڑھ کر ساتھ دیا ہے۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی تو نہیں چاہتے۔ کہ بلا وجہ مخالفت کا ہار اپنی گردن میں ڈال لیں۔ ہمارے معاصرین کو ذاتیات سے بہت بالا ہونا چاہیئے۔ ان کا کام ملک کو بہتر بنانا ہے نہ کہ بگاڑنا نہیں ان کا کام تعمیر ہے تخریب نہیں۔ اس لئے ہم گذارش کریں گے۔ کہ انہیں اپنے اعمال کا جائزہ ضرور لینا چاہیئے۔ بے جا مخالفت سے گریز کرنا چاہیئے۔

(روزنامہ شہباز پشاور مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۳ء)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ)

گذشتہ اعلان کے بعد جن اصحاب کی طرف سے چندہ امداد درویشان وغیرہ کی رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی فہرست مع ضروری تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے سلسلہ کی اس خدمت میں حصہ لے کر اجتماعی ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۹/۹/۵۳ء)

(۱) شیخ عبد الحمید صاحب جالندھری اکاؤنٹنٹ محکمہ بجلی لاہور بذریعہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب معاون وکیل المال ربوہ — امداد درویشان ۲۰/-/-

(۲) شیخ فضل احمد صاحب عزیز کلاتھ ہاؤس لائل پور۔ قربانی عید الاضحیہ قادیان ۲۰/-/-

(۳) ہمشیرہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور اہلیہ عبد الغفور صاحب کرک۔ امداد درویشان ۱۰/-/-

(۴) ملک عبد الرؤف خان صاحب نوشہرہ = صدقہ برائے مستحقین ۱۰-۰-۰

(۵) عبد الاحد صاحب فروٹ مارکیٹ کوئٹہ — بلا تفصیل ۵-۰-۰

(۶) مبشر احمد صاحب ٹیچر ریاستہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدر آباد سندھ بجانب چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر اسٹیٹ سندھ — امداد درویشان ۲۰/-

(۷) والدہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی — قربانی قادیان ۲۵/-/-

(۸) چوہدری محمد تقی صاحب ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور " ۳۰-۰-۰

(۹) مخدوم نذیر احمد صاحب انڈور مریض ٹی بی وارڈ میو ہسپتال لاہور۔ صدقہ برائے مستحقین ۲/-/-

(۱۰) مبشر احمد صاحب ٹیچر ریاستہ ٹنڈو اللہ یار سندھ " ۱۰-۰-۰

(۱۱) نذیر احمد خان صاحب ۲۲ بی ایم سی بلڈنگ کراچی ۳ " ۶۰-۰-۰

(۱۲) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جلیانوالہ گوجرہ — امداد درویشان ۴/-/-

(۱۳) خان عبد الحمید خان صاحب زیدہ صوبہ سرحد " ۱۰/-/-

(۱۴) حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپوری معرفت ... خان صاحب سول سیکرٹریٹ لاہور — قربانی قادیان ۳۰/-/-

(۱۵) الواد الحق صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور — امداد درویشان ۶/-/-

(۱۶) ڈاکٹر محمود نذیر احمد صاحب ایم بی بی ایس آرام باغ کراچی = قربانی قادیان ۳۰/-

(۱۷) عبد الرحمٰن صاحب ولد عطا محمد صاحب چک نمبر ۲۹۵ ضلع لائل پور = امداد درویشان ۱۰/-/-

(۱۸) غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک منٹگمری — قربانی قادیان ۳۰/-/-

(۱۹) امۃ القیوم صاحبہ و امۃ التسلیم صاحبہ دختران چوہدری عنایت اللہ صاحب سیول پور ضلع سیالکوٹ — امداد درویشان ۱۵/-/-

(۲۰) اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ بذریعہ دفتر وکالت مال ربوہ — قربانی قادیان ۲۵/-/-

(۲۱) مرزا عطاء اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور مجانب اہلیہ صاحبہ ملک معراج دین صاحب آف بغداد — امداد درویشان ۱۰/-/-

(۲۲) مبارک احمد صاحب بی اے نوشہرہ ضلع سیالکوٹ مجانب عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اللہ رکھا صاحب مینیجر ریلوے بکنگ ایجنسی لائلپور — قربانی قادیان ۱۸/-/-

(۲۳) حاجی عبد الکریم صاحب مکان ۱۲ دسن سٹریٹ کراچی " ۳۰/-/-

(۲۴) عبد القدیر صاحب ابن مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ڈاڈر سرحد = صدقہ برائے مستحقین ۲/-/-

(۲۵) مولوی محمد صدیق صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی گکھڑ = امداد درویشان ۵/-/-

(۲۶) بیگم سید اد تضٰی علی صاحب کراچی " ۱۰/-/- — قربانی درویشان ۳۰/-/-

(۲۷) مرزا محمد خان صاحب عراق بذریعہ اہلیہ خود ربوہ = امداد درویشان ۵-۰-۰

(۲۸) اہلیہ چوہدری لطافت حسین صاحب بی۔اے لاہور " ۵-۰-۰

(۲۹) شیخ عبد الرحمٰن صاحب غلہ منڈی سرگودھا معرفت بھائی محمود احمد صاحب " ۱۰-۰-۰

(۳۰) سلیمہ اختر بیگم صاحبہ گوجرانوالہ " ۱۰-۰-۰

(۳۱) صادقہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد الدین صاحب پھلروان معرفت چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ " ۱۰-۰-۰

(۳۲) محمد رفیع صاحب ناصر لاہور ہاؤس ربوہ " ۲-۰-۰

(۳۳) سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی کنری سندھ = زکوٰۃ برائے یتامیٰ و مساکین ۲۰-۰-۰

جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے لوگ وہی ہیں

جو باوجود مشکلات کے زیادہ قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں

فرمایا:— (۱) جن کے دل میں مرض ہو۔ ان کے پاس کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ کہیں گے کہ کھانے کو ملتا نہیں چندہ کہاں سے دیں۔"

(۲) "لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ تو بھی کہے گا بسم اللہ میں حاضر ہوں۔"

(۳) "جن کے ذریعہ فتح ہوگی۔ وہ وہی ہیں۔ جن کے دل ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے اور انہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں۔ جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔"

وہ جن کے ذمہ تحریک جدید سال رواں کا چندہ ابھی تک ادا نہیں ہوا۔ خواہ وہ پاکستان مشرقی کے ہوں یا پاکستان مغربی کے۔ اور خواہ وہ بیرونی ممالک کے احباب ہوں دیکھیں۔ کہ کیا ان کا دل قربانی کے لئے تیار نہیں۔ مخلص مومن تو مشکلات اور مصائب میں بھی آگے ہی قدم دھرتا ہے خواہ ذاتی طور پر سے فاقہ ہی کرنا پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کی راہ میں قربانی کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ پس وہ جو ابھی تک اس سال کا چندہ نہیں دے سکے سوچ لیں کہ وقت تو دو ماہ اور چند دن رہ گیا۔ ابھی ان کی طرف سے وعدہ کی رقم پوری ادا نہیں ہوئی۔ کون سا وقت ہے جو ان کے لئے ہے گا۔ دفتر اول کے احباب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فہرست میں نام صرف ان کا آنا ہے۔ جن کے اشاعت اسلام کی مدمیں متواتر انیس سال ادا ہو چکے ہوں گے۔ جن کے ذمہ ایک سال کا یا ایک سال کا کچھ حصہ بھی بقایا ہوگا۔ ان کا نام رسالہ میں شائع ہونے والی فہرست میں نہیں آئے گا۔ پس دفتر اول کے احباب نہ صرف سال ۱۹ کا وعدہ ہی اسی ماہ میں ادا کریں۔ بلکہ اگر بقایا ہے۔ تو اس کا بھی فکر کریں۔ تا ان کا نام فہرست سے نکل نہ جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انجمن ہائے احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ کی اطلاع کیلئے

حلقہ امارت ڈسکہ کے امیر کا انتخاب بروز جمعہ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ڈسکہ میں ہوگا۔ مندرجہ ذیل انجمنوں کے پریذیڈنٹ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری مال صاحبان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اس انتخاب میں شمولیت فرمائیں۔ جو صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں۔ ان کو بھی ہمراہ لائیں۔ (۱) ڈسکہ (۲) سمبڑیال (۳) ساہو والہ (۴) بھوپال والہ (۵) ٹھنڈ پور کھرولیاں (۶) جامکے (۷) دیوہ والہ (۸) عزیز پور ڈگری (۹) ملیانی والہ (۱۰) بھاڈی والہ (۱۱) موسے والا (۱۲) رلیوکے (۱۳) نصرت آباد (۱۴) گھوٹیاں کلاں

(خاکسار قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

کراچی کے حلقہ شرقی کے لئے اطلاع

حلقہ شرقی کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۲۶ تبوک (ستمبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمکان میاں عبد الحق صاحب رامہ پریذیڈنٹ حلقہ نمبر ۴۰/ پیر کس ہونا قرار دیا گیا ہے۔ تمام احباب مغرب کی نماز مقام اجلاس پر ادا فرمائیں۔ بلا اجازت کوئی دوست غیر حاضر نہ ہوں۔ (شیخ مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ شرقی کراچی)

(۳۴) مخدوم نذیر احمد صاحب ٹی بی وارڈ میو ہسپتال لاہور کے لئے دوستوں سے دعا کی تحریک کرتے ہیں — امداد درویشان ۲/-/-

(۳۵) میجر ڈاکٹر میر احمد صاحب خالد فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ " ۱۵-۰-۰

(۳۶) سید عبد الغنی صاحب مسعود ڈاٹا ضلع سرگودھا " ۴-۰-۰

(۳۷) رحمت محمد صاحب بھٹی موضع جھنڈا ضلع جھنگ " ۴۰-۰-۰

(۳۸) خان محمد صاحب احمدی لکھی کوٹ سلطان ضلع جھنگ " ۶۰-۰-۰

(۳۹) اہلیہ بشیر احمد صاحب بی۔اے ظفر آباد اسٹیٹ P.O بشیر آباد براستہ ٹنڈو اللہ یار سندھ " ۱۰-۰-۰

(۴۰) عبد القدیر صاحب ڈاڈر سرحد = صدقہ برائے مستحقین ۱-۰-۰

احباب جماعت کے لئے حصولِ ثواب کا نادر موقعہ

از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

احباب جماعت ہمارے مبلغین خدا کے فضل و کرم سے اکناف عالم میں خدمت اسلام و اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ ان جواں ہمت مجاہدوں کی قابل قدر مساعی کا اندازہ دیارِ تثلیث میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند کرنے والے نومسلموں اور عیسائیت کے گہواروں میں آباد مسجدوں سے ہوسکتا ہے۔ اس وقت کفر و الحاد کے شور سے معمور مغرب کی فضائیں انہی شجاعانِ اسلام کی صدائے اللہ اکبر سے گونج رہی ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

احباب جماعت حال ہی میں ایک بیرونی دار التبلیغ سے یہ خوشکن خبر آئی ہے۔ کہ ایک جزیرہ میں عیسائیوں کی توجہ اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ ابتدا میں وہاں ہمارے ایک نومسلم امریکن بھائی کے جانے سے کچھ حرکت پیدا ہوئی۔ اور ہمارے مبلغ کے دورہ کے نتیجہ میں وہاں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اور اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس جزیرہ میں فی الحال عارضی طور پر مشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اگر ابتدا میں صرف ایک سال کے لئے ہی مشن کھولا جائے۔ تو اس پر تین ہزار ڈالر یعنے تقریباً دس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ جو جماعت کے مخیر احباب کے سامنے تبلیغ کی اہمیت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ میں ان احباب سے جو اسلام کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اشاعت اسلام و خدمت دین کے اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اس رقم کو پورا کرنے میں بقدر وسعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مصلح موعود کے دامن سے وابستہ ہونے والو! دیکھو کہ اقوام عالم کو خدا کے اس برگزیدہ سے برکت حاصل کرنا ہے۔ خدمت دین کا جو موقعہ اس وقت ہے وہ بعد میں ہاتھ نہ آئے گا۔ پس آگے بڑھو اور اس جزیرہ میں علم اسلام بلند کرنے میں مدد دو۔ تثلیث کے تلاطم خیز سمندر میں غوطہ کھانے والی روحیں تمہیں پکار رہی ہیں۔ سفینۂ اسلام کے ذریعہ ہی ان کی نجات ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کی مالی قربانی سے یہ روحیں دولت ایمان سے مالا مال ہو جائیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اگر تیرے ذریعہ ایک روح بھی پنجۂ کفر سے نجات پاکر حصارِ اسلام میں داخل ہوئی ہے۔ تو یہ سرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے"

ضروری اعلان

یہ امر کئی بار امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ میں لایا گیا ہے کہ وہ زیر قاعدہ ۸۲۹ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ رشتہ ناطہ کی سہولت کی خاطر مقامی طور پر ایک رجسٹر کھولیں۔ اور رشتہ ناطہ کے اہم امور کو سلجھانے کے لئے مقامی جماعتوں میں کوشش اور سعی سے کام لیں۔ اور ایسے رجسٹروں کی ایک نقل نظارت ہذا میں بھی بھجوائیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بہت کم جماعتوں نے اس وقت تک توجہ کی ہے۔ جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ۱۵ نومبر ۵۳ء تک نظارت ہذا کو اپنے رجسٹروں کی نقول بھجوا کر مشکور فرمائیں۔

(قائمقام ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ خواتین

انشاء اللہ تعالےٰ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کی تیاری عنقریب ہی شروع کر دی جائے گی۔ جو بہنیں جلسہ سالانہ کے پروگرام یا انتظامات میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ وہ جلد از جلد اپنے ناموں اور پورے پتہ سے اطلاع دیں۔ نام کے ساتھ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔ نیز لجنات اماء اللہ بھی پروگرام اور انتظامات کے متعلق اپنے مشورے بھجوائیں۔ تاکہ ان پر عمل درآمد کیا جا سکے (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

— سرکاری دفاتر میں بھرتی کیلئے امتحان —

پبلک سروس کمیشن لاہور سرکاری دفاتر میں بھرتی کے لئے جونیئر کلرکوں کا امتحان لیگا۔ شرائط کم از کم میٹرک۔ عمر یکم اپریل ۱۹۵۳ء کو ۱۷ سے ۲۵ سال۔ گریجوایٹ جو ۶۰ سے زائد نمبر حاصل کریں وہ سینئر کلرکوں کی اسامیوں کے حقدار ہوں گے۔ مجوزہ فارم پر درخواست بصیغہ رجسٹری ۱۵ نومبر تک پہنچے۔ امتحان کا سلیبس چھ آنے کی ٹکٹیں بھیجکر دفتر کمیشن سے طلب کریں۔ (نائب رسول پوری) (ناظر تعلیم و تربیت)

مصر اور برطانیہ میں مصالحت کے امکانات بڑھ گئے

دمشق ۲۲ ستمبر۔ شام کے عربی روزنامہ "الیوم" کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن بعض امریکی وسائل کے حوالہ سے رقمطراز ہے۔ کہ برطانیہ اور مصر کے مابین حالیہ غیر رسمی سلسلہ جنبانیوں کا نتیجہ تمام مسائل پر مکمل معاہدہ کی صورت میں نکلا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سب سے بڑی دشواری ابھی تک ترکی یا ایران (جو عرب لیگ کے ممبر نہیں ہیں) پر حملہ یا عالمی جنگ کی صورت میں کسی اڈہ کی فراہمی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر اس بات پر راضی ہو گیا ہے۔ کہ عرب لیگ کے کسی ممبر ملک پر حملہ ہو۔ تو برطانوی فوجیں واپس آ سکتی ہیں۔ یا پھر وہ جنگ کے خطرہ کی صورت میں عرب لیگ کونسل کے فوری اجلاس پر اس کا فیصلہ چھوڑ دے گا۔ نامہ نگار نے اسی حلقہ کے حوالہ سے بتایا۔ کہ ۱۸ مہینہ میں نہری اڈہ سے برطانوی فوجوں کا انخلا شروع ہونے کی تجویز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ فریقین اڈہ کا کمانڈر انچیف ایک مصری کو مقرر کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ اس کا نائب ایک برطانوی افسر ہوگا۔ جو سب سے بڑا فنی ماہر ہوگا۔ اسی وسیلہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے دس سال کے لئے چار ہزار ماہر رکھنے کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن مصری یہ مدت تین سال سے زائد کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اس دوران میں مصری افسروں کو برطانوی ماہروں کی جگہ لینے کی تربیت دی جائیگی۔

نئی دنیا والے بیریا کی تلاش میں سرگرداں ہیں

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ امریکہ کے نائب صدر رچرڈ نکسن نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ ایک ماہ گزرا ہے۔ کہ انہیں سابق مارشل لیورنٹی بیریا کی فراری کا علم ہوا تھا۔ لیکن ان کے لئے وثوق سے کہنا مشکل ہے۔ کہ مذکورہ اطلاع میں کس حد تک صداقت تھی۔ آپ نے مزید بتایا۔ کہ مذکورہ اطلاع کی بابت ذمہ دار خفیہ خبر رساں ادارے تفتیش کر رہے ہیں۔ جن میں فیڈرل بیورو سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام قابل ذکر ہے۔

اٹلی اور یوگوسلاویہ میں جنگ چھڑ جانے کا خطرہ

پیرس ۲۲ ستمبر۔ یوگوسلاوی خبر رساں ایجنسی اس خبر کی ذمہ دار ہے۔ کہ سرحدات پر اطالوی فوجوں کی نقل و حرکت نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ دو ہزار اطالوی سپاہی المعوذ میں روپوش ہیں۔ اور وینزا میں بھی انہوں نے ایک فوجی ٹینک اور توپ خانہ چھپا کر رکھے ہوئے تھے۔

اطالوی وزیر اعظم انقرہ جائیں گے

روم ۲۲ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم جیسیپی پیلا عنقریب ترکی حکومت کی دعوت پر انقرہ جائیں گے۔ آپ کی روانگی کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

امریکہ سپین میں ہوائی اڈے اور تیل کے ذخیرے قائم کریگا

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سپین اور امریکہ کے درمیان جس معاہدہ کے سلسلہ میں مذاکرات ہو رہے ہیں۔ اس کے طے پا جانے کے بعد سپین میں چار ہوائی اڈے تعمیر کئے جائیں گے۔ اور کئی ایک سپینی بندرگاہوں میں تیل کے ذخیرے قائم کئے جائیں گے۔ انہی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جنرل فرانسسکو فرانکو میڈرڈ میں متذکرہ مسئلہ پر اپنی کابینہ کے اجلاس میں غور کریں گے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ اشیاء ۱۹۵۵ء سے پہلے تیار نہ ہو سکیں گی۔

سرکاری طور پر آج یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سے جنرل زاہدی برسر اقتدار آئے ہیں۔ ڈاکٹر مصدق کے نو سو حامیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ان کے علاوہ اب تک تقریباً ڈیڑھ سو افراد کو جنوبی ایران لے جا کر نظر بند کیا جا چکا ہے۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر نصر اللہ انتظام کے بھائی عبداللہ انتظام کو ایران کا وزیر خارجہ مقرر کر دیا گیا ہے۔

مصدق پر مسلح بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلیگا

تہران ۲۲ ستمبر۔ ایرانی سینیٹ کے ایک سابق رکن حسین بختیاری کو فضل اللہ زاہدی نے اپنی کابینہ میں شامل کر لیا ہے۔ حسین بختیاری ملکہ ثریا کے خاندان سے ہیں۔ جنرل زاہدی نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق پر فوجی عدالت میں حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

السید رضوان عبداللہ کی افسوسناک وفات

بقیہ صفحہ ۳

ہر دل ان کے لئے دعاگو تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حادثۂ وفات سے ایک دن پہلے کی بات ہے۔ کہ عزیز رضوان جامعۃ المبشرین میں میرے کمرہ میں گیا۔ میں کسی کام کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ عزیز موصوف انتظار کے بعد میری میز پر حسب ذیل تحریر چھوڑ گئے۔

"اتیت الی ھنا ولم اجدکم۔ اخذت مجلۃ المصور جاء خطاب من بسیونی یطلب بعض الکتب

رضوان عبداللہ"

"کہ میں یہاں حاضر ہوا تھا۔ آپ موجود نہ تھے۔ میں رسالہ المصور (مصری رسالہ) لے جا رہا ہوں۔ استاذ بسیونی کا مصر سے خط آیا ہے۔ وہ بعض کتابیں طلب کرتے ہیں۔ رضوان عبداللہ"

افسوس کہ آج یہ تحریر میرے سامنے ہے۔ مگر مجھے اس کے بعد عزیز رضوان سے زندگی میں ملنے کا موقعہ نہیں ہوا۔ غالباً یہ اسکی آخری تحریر ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اس کے والدین اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس صرف ۳۵ منٹ جاری رہنے کے بعد اکتوبر تک ملتوی ہو گیا

مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے فیصلہ کے مطابق کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی

کراچی ۲۳ ر ستمبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس جو کل ۶ ماہ بعد شروع ہوا تھا۔ صرف ۳۵ منٹ کے اندر کارروائی کئے بغیر ۲ ر اکتوبر تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کی تحریک خواجہ ناظم الدین نے پیش نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی دوسری تحریک قرارداد یا بل پیش ہوا۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی نے جس کا اجلاس آج صبح ہوا تھا۔ ممبروں کو ہدایت کر دی تھی۔ کہ وہ کوئی تحریک پیش نہ کریں۔ پارٹی کا جلسہ کل صبح پھر ہو رہا ہے۔ اور آئندہ چند روز میں پارٹی کے اور جلسے ہوں گے جن میں اس مسئلہ پر غور ہوگا۔ فی الحال پارٹی کے سامنے صرف بنیادی اصولوں کی رپورٹ موجود ہے۔ اور مجوزہ دستور یعنی آئین کے سلسلہ میں کوئی تجویز نہیں لائی گئی ہے۔ آج پارٹی کے جلسوں میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ سے کچھ ممبروں نے اختلاف کیا اور اب یہ طے پایا ہے۔ کہ مشرقی و مغربی پاکستان کے ممبروں میں

اس سلسلہ میں جو اختلافات ہیں۔ پہلے ان کو دور کر لیا جائے۔ تب آئین سازی کا کام شروع کیا جائے۔ مشرقی پاکستان کے ممبر جون ۱۹۵۴ء تک آئین کی تکمیل چاہتے ہیں۔ البتہ مختلف گروپوں کے لیڈر اس سلسلہ میں کسی سمجھوتہ پر پہنچنے کے لئے بات چیت شروع کرنے والے ہیں۔ اور جب تک اختلافات دور نہ ہو جائیں۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ زیر غور نہیں آئے گی۔

اسمبلی کا اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد اسمبلی کے نئے ممبروں وزیر اعظم مسٹر محمد علی۔ وزیر صنعت خان عبد القیوم خان۔ وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی۔ وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی اور نواب آف ڈھاکہ خواجہ حبیب اللہ نے حلف وفاداری اٹھایا اس کے بعد ایجنڈا پر غور ہوا۔ سب سے پہلی تحریک سابق وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کے نام سے تھی۔ خواجہ صاحب نے صدر کو بتایا۔ کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کی تحریک۔ وہ آج پیش نہ کریں گے۔ لیکن آئندہ جب اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔ تو وہ یہ تحریک پیش کریں گے۔ حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر سرش چندر چٹو پادھیائے نے اعتراض کیا۔ اور کہا۔ کہ اس رپورٹ پر کب غور کیا جائے گا۔ ہم رپورٹ پر غور و خوض کے منتظر ہیں۔ ہم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کب تک رپورٹ زیر غور آئے گی۔ صدر مولوی تمیز الدین خان نے مسٹر چٹو پادھیائے سے کہا۔ کہ جس وقت اجلاس ملتوی کرنے کا سوال پیش ہوگا۔ اس وقت انہیں بولنے کا موقع دیا جائے گا۔ اس کے بعد وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے بھی صدر کو بتایا۔ کہ وہ اسٹیرنگ کمیٹی کے ممبروں کی تعداد میں اضافے کی تحریک آج پیش نہ کریں گے۔ شیخ عبد الحمید کھڑے ہوئے کہ ”اور ہم یہ تحریک پیش نہ کریں گے“ کی صداقت کرکے بیٹھ رہے۔ صرف مسٹر مشتاق گورمانی نے حکومت پاکستان کے نئے ملازمین کے لئے تجویز پیش کی۔ مگر اس پر غور و خوض بعد پر ملتوی کرنا چاہا۔ سہروردی مظفری کا نمونہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اس کے متعلق ممبروں کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے تجویز پر غور و خوض ملتوی کیا جائے۔ ملک شوکت علی نے اعتراض کیا۔ کہ یا تو قرارداد پیش کی جائے یا اسے پیش نہ کیا جائے۔ لیکن قرارداد پیش کئے جانے کے بعد اس پر غور ملتوی نہیں ہو سکتا۔ سردار امیر اعظم خان نے کہا۔ یہ بات تو ایوان پر چھوڑی جا سکتی ہے۔ کہ آیا کسی تحریک پر بحث کی جائے یا نہیں۔ قرارداد کے محرک نے اس پر بعد میں غور و خوض کئے جانے کو کہا ہے۔ اس لئے بعد میں اسے زیر غور لایا جا سکتا ہے۔ پیرزادہ عبد الستار نے کہا۔ کہ اگر کوئی تحریک ایوان میں پیش ہوتی ہے۔ تو اس پر غور ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس تحریک کے مزید التواء کی باقاعدہ تجویز پیش کی۔ جو منظور ہو گئی۔ اس کے بعد ایجنڈا کی ۲۷ قراردادوں ۱۸ بلوں اور دو تحریکات میں سے کوئی بھی پیش نہ کیا۔

مصر اور برطانیہ میں مفاہمت کی امید پیدا ہو چلی ہے

نیویارک سے واپسی پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا خیال

کراچی ۲۳ ر ستمبر۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل نیویارک سے واپسی پر ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ اب مصر اور برطانیہ میں مفاہمت کا موقعہ بہت قریب ہے۔ اور دو دشمن مدبروں کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور مصر میں سمجھوتے کا دارومدار ان دونوں فریقوں پر ہے۔ وزیر خارجہ نے بتایا کہ جب میں قاہرہ میں تھا۔ اس وقت دونوں فریق سمجھوتے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ باقی ماندہ اختلافات بظاہر ایسے تھے۔ کہ انہیں طے کیا جا سکتا ہے اور جلد ہی طے کر لیا جائے گا۔ چوہدری ظفر اللہ سے کوریا کے سوال پر دوبارہ بحث اور سیاسی کانفرنس میں پانچ اور ملکوں کو شریک کرنے کی چینی تجویز کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے خود یہ سوال کیا۔ کہ چین نے یہ تجویز اس وقت پیش کیوں نہیں کی۔ جب اسمبلی اس مسئلے پر غور کر رہی تھی اب ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ اس سے کوئی نتیجہ بھی نکلتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے عوامی جمہوریہ چین کو جو جواب بھیجا ہے۔ اس کے متعلق حکومت پاکستان نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

انہوں نے مغربی جرمنی کے انتخابات کے نتائج پر ذاتی طور پر بہت اطمینان کا اظہار کیا۔ کیونکہ اس سے ڈاکٹر اڈینور کو اپنے پروگرام پر عملدرآمد میں تقویت حاصل ہوئی ہے۔ وزیر خارجہ نے بتایا کہ پاکستان میں جونہی ان کا کام ختم ہو جائے گا وہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے نیویارک واپس لوٹ جائیں گے۔

مراکش کے بارے میں اپنی جنرل اسمبلی والی تقریر کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس پر کسی شخص کو بھی جائز طور سے اعتراض کا حق نہیں ہے۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی تھی جس پر فرانسیسی وفد اجلاس سے واک آؤٹ کر جاتا حالانکہ تذکرہ ہونے سے قبل مراکش میں وہ اسی قسم کی کارروائیاں کر رہے تھے۔ وزیر خارجہ پاکستان سے بارہ روزہ غیر حاضری کے دوران میں مصر میں جنرل نجیب سے اور برطانیہ میں مسٹر ونسٹن چرچل سے ملے اور جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ اور مہاجر فنڈ کی تقسیم

کراچی ۲۳ ر ستمبر۔ مہاجرین کی امداد کے لئے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں اب تک ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں۔ اور ۳ کروڑ ۲۹ لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ فنڈ میں سے مختلف صوبوں کو رقوم دی گئی تھیں۔ مشرقی بنگال کے حصے میں ۳۲ لاکھ اور صوبہ سرحد کے حصہ میں ۳۲ ہزار روپے ابھی بچے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مہاجر ٹیکس سے ۹ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں سے مشرقی بنگال کو ایک کروڑ ۶۵ لاکھ روپے۔ پنجاب کو تین کروڑ روپے سندھ کو ایک کروڑ روپے سرحد و بلوچستان کو دس دس لاکھ روپے۔ کراچی کو تین کروڑ روپے بحالیات کو ۲۰۴ لاکھ روپے اور مہاجرین کشمیر کے لئے ایک کروڑ روپے دیئے گئے۔ سب صوبوں نے اس رقم میں سے ۵ کروڑ روپے کے خرچ کے لئے اسکیمیں تیار کی ہیں جن کی وضاحت پھر کی جائے گی۔

دستوریہ کی لیگ پارٹی نے وزیر اعظم کو اتفاق رائے سے اپنا لیڈر منتخب کر لیا

کراچی ۲۳ ر ستمبر۔ صدارت اعلیٰ سنبھالنے کے پانچ مہینے بعد مسٹر محمد علی کو کل مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی نے اتفاق رائے سے اپنا لیڈر منتخب کر لیا پارٹی کے جلسے کی صدارت کے لئے مولانا اکرم خان کا نام تجویز ہوا۔ اور ممبروں نے اس تجویز کا تالیوں کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ مولانا اکرم خان نے کرسی صدارت سنبھالی۔ اور اس کے بعد مسٹر وحید الزمان نے لیڈر کے عہدے کے لئے مسٹر محمد علی کا نام تجویز کیا۔ مسٹر عبد الحمید نے اس کی تائید کی۔ وزیر صنعت و خوراک خان عبد القیوم خان۔ سید خلیل الرحمن اور پیرزادہ عبد الستار نے تجویز کی حمایت کی۔ اس کے بعد مسٹر محمد علی متفقہ طور پر منتخب ہو گئے اس سے پہلے پارٹی نے لیڈر کے عہدے سے خواجہ ناظم الدین کا استعفیٰ منظور کیا۔ پارٹی نے اس کے علاوہ اور کسی موضوع پر بحث نہیں کی۔

نیپالی وزیر اعظم نے اپنے بھائی کو نظر بند کر دیا

نئی دہلی ۲۳ ر ستمبر۔ نیپال کے وزیر اعظم ایم پی کوئرالا نے اپنے بھائی بی۔ پی کوئرالا کو جو نیپالی کانگرس کے صدر بھی ہیں۔ کھٹمنڈو کی حدود میں نظر بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس حکم میں کہا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اندر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوں۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے سرکاری ملازموں میں حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کی۔

لاہور کے نئے میئر مسٹر ہادی علی شاہ

لاہور ۲۳ ر ستمبر۔ کل یہاں مسٹر ہادی علی شاہ کو ۲۶ کے مقابلہ پر ۳۸ ووٹ سے لاہور کا میئر منتخب کر لیا گیا۔ انہوں نے اپنے مد مقابل چوہدری کلیم الدین کو ہرایا جو کچھ ہفتے پہلے میئر منتخب ہوئے۔ مگر مسٹر ہادی علی شاہ کی عذرداری پر ان کا انتخاب غلط قرار دے دیا گیا تھا۔

حادثات کی روک تھام کیلئے حفاظتی کونسل

کراچی ۲۳ ر ستمبر۔ پاکستان میں حادثات کی روک تھام کے لئے ایک قومی حفاظتی کونسل قائم کی جانے والی ہے۔ یہ کونسل لوگوں کو سڑک پر چلنے کے صحیح طریقوں سے بھی آگاہ کرے گی۔ صوبائی و ریاستی حکومتوں سے اس سلسلے میں تفصیلی اسکیم تیار کرنے کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے۔

حاجیوں کا جہاز مظفری جمعہ کو پہنچ رہا ہے!

کراچی ۲۳ ر ستمبر۔ حاجیوں کا جہاز مظفری ۵۳۱ حاجیوں کو لے کر جمعہ کو جدہ سے کراچی پہنچ رہا ہے۔

پاکستان کے دونوں حصوں میں بنیادی اتحاد کا حقیقی جذبہ موجود ہے

دستور ساز اسمبلی میں پاکستانی طغریٰ کی نقاب کشائی کرتے ہوئے وزیر اعظم کی تقریر

"یہ امر واقعی باعث مسرت ہے۔ کہ ہمارے برطانوی دوستوں نے دقت نظر سے کام لے کر ہماری قوم کے بنیادی اتحاد کو سمجھ لیا ہے۔ اس طغرے سے ان کے عمیق مشاہدہ اور اپچ کا اظہار ہوتا ہے....."

یہ ہیں وہ الفاظ جو آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے آج یہاں حکومت برطانیہ کے پیش کردہ طغرے کو رسمی طور سے قبول کرتے ہوئے کہے۔ بعد میں آنریبل وزیر اعظم نے اسی طغرے کی جو مجلس دستور ساز کی عمارت کے دروازہ پر آویزاں ہے۔ رسم نقاب کشائی انجام دی۔ آنریبل وزیر اعظم نے طغرے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ "مغربی پاکستان کی گیہوں کی بالیاں مشرقی پاکستان کے پٹ سن کے پودے اور چائے کی پتیاں دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ ہلال و انجم کے نیچے ان کی حسین تصویر ہمارے ملک کے دو حصوں کے اتحاد کی منہ بولتی علامت ہے۔ طغرے کی رسم نقاب کشائی مجلس دستور ساز کے بڑے دروازہ کے زینہ کے اختتام پر انجام پائی اور آنریبل مسٹر تمیز الدین خاں صدر مجلس دستور ساز نے اس تقریب کی صدارت کی۔ حاضرین میں حسب ذیل حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہز ایکسی لنسی مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ گورنر سندھ۔ بیگم محمد علی آنریبل وزیر اعظم کی اہلیہ۔ بیگم حبیب ابراہیم رحمت اللہ کابینہ کے وزراء۔ ممالک دولت مشترکہ کے ہائی کمشنر۔ مجلس دستور ساز کے ارکان۔ حکومت پاکستان کے اعلیٰ افسر اور برطانوی ہائی کمشنر کے افسر مسٹر جے ڈی مرے برطانیہ کے قائم مقام ہائی کمشنر نے رسمی طور پر طغرے کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس طغرے کی بنیاد پاکستان کے قومی نشان پر ہے۔ اور اسے خاص طور سے تیار کئے ہوئے اسٹینڈ میں رکھ کر ویسٹ منسٹر ایبے کے متصل پارلیمنٹ اسکوائر میں دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے طغروں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ اور مذکورہ جگہ دولت مشترکہ کے ان مہمانوں کی نشستوں کے لئے مخصوص تھی۔ جو ملکہ الزبتھ دوم کے جشن تاجپوشی میں شرکت کے لئے آئے تھے

آنریبل وزیر اعظم کی تقریر

"میں اسے اپنی عزت افزائی تصور کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے اس طغرے کی رسم نقاب کشائی ادا کرنے کے لئے کہا گیا۔ جو حکومت برطانیہ نے ہمیں پیش کیا ہے۔ برطانوی ہائی کمشنر نے تشریح کر دی ہے۔ کہ یہ حسین اور معنی خیز طغرا جو اب مجلس دستور ساز کی عمارت کی زینت ہے۔ کیونکر تیار ہوا۔ اور اس عمارت میں آویزاں کیا گیا۔ میں آگے بڑھنے سے قبل اس جذبۂ رفاقت و محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس کے تحت برطانوی حکومت نے ہمیں یہ طغرا پیش کیا ہے۔

ہم ایک قدیم ملک میں نئی قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور حال ہی میں خود مختار و آزاد ہونے والی قوم کی حیثیت سے ایسے طغرے اور نشانات قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جن سے ہماری خود مختار حیثیت اور ہمارے قومی اتحاد اور مقاصد کا اظہار ہو۔ تمام قدیم ممالک کے خود اپنے طغرے اور نشانات ہوتے ہیں۔ جو ان کی قومی تاریخ یا صلاحیتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پاکستان ایک نئی مملکت کی حیثیت سے شاندار کارنامہ ہے۔ اس کا قیام نقشۂ عالم میں ایک اور ملک کا صرف اضافہ نہیں بلکہ ایک مقصد اور نصب العین کا حصول ہے عموماً مملکتوں کے قیام میں علاقہ جاتی یا اقتصادی عناصر کار فرما ہوتے ہیں۔ لیکن اس برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے عقیدہ اور نظریہ کے مطابق اپنا مستقبل سنوارنے کے پرزور جذبہ کے تحت اخلاقی اصول کی بناء پر اپنا علیحدہ وطن بنایا۔ اور پرزور جذبہ کے سامنے کوئی مشکل اور کوئی دشواری نہ ٹھہر سکی اور اس نے ایک ایسی غیر معمولی مملکت کی بناء ڈالی جس کے دونوں حصوں کے درمیان ایک ہزار میل لمبا غیر ملکی علاقہ حائل ہے۔ غیر ملکی مبصرین کو اکثر یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ یہ دونوں حصے جو ایک دوسرے سے اس قدر دور ہیں کیونکر ایک ملک کے رشتہ میں منسلک ہیں۔ درحقیقت قیام پاکستان کے اسباب اور اس کے پس پشت جذبہ کو سمجھنے ہی سے یہ صورت حال سمجھ میں آسکتی ہے۔

بنیادی اتحاد

زبان۔ لباس۔ موسم اور رواج کے ظاہری اختلافات کے باوجود پاکستان کے ان دونوں حصوں کے باشندوں میں بنیادی اتحاد کا بہت گہرا اور حقیقی جذبہ موجود ہے۔ یہ اتحاد ایک مشترکہ عقیدہ ایک مشترکہ بنیادی نظریہ اور مشترکہ مقصد کے احساس سے پیدا ہونے والے مشترکہ ثقافتی تصور پر قائم رہنے کی خواہش کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ برطانیہ میں ہمارے دوستوں نے سطح سے گزر کر تہ تک پہنچنے اور ایک قوم کی حیثیت سے ہمارے بنیادی اتحاد کو سمجھنے کی کوشش کی۔ ان کا یہ گہرا مشاہدہ اور ندرت کا جذبہ اس طغرے سے عیاں ہے۔ جس کی نقاب کشائی عنقریب آپ کے سامنے ہونے والی ہے۔ میں نے اسے پہلی مرتبہ اس وقت دیکھا تھا جب رسم تاجپوشی میں شرکت کرنے برطانیہ گیا تھا۔ یہ حسین طریقہ سے اعلیٰ فنکاری اور پاکستان کے قومی اتحاد کی حقیقی نوعیت کا مظہر ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا۔ یہ ان طغروں میں شامل تھا جن کی رسم تاجپوشی کے موقعہ پر لندن میں ملاقاتی کے سلسلہ میں نمائش کی گئی تھی۔ اور جنہیں لوگوں نے بہت پسند کیا تھا۔

میں دوستی اور خیر سگالی کے اس دلکش مظاہرے پر مسٹر ہائی کمشنر آپ کا اور حکومت برطانیہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ طغریٰ پاکستانی باشندوں کے دلوں میں جذبۂ اتحاد کو مستحکم کرنے کے علاوہ دولت مشترکہ کے تمام ارکان کے درمیان خیر سگالی اور دوستی کے احساسات میں بھی اضافہ کرے گا۔

میں حکومت پاکستان اور مجلس دستور ساز کے ارکان کی جانب سے بڑی مسرت کے ساتھ اس نشان کو قبول کرتا ہوں اور اس کی نقاب کشائی کرتا ہوں جو ہماری قوم کی روح کی آئینہ دار کی اتحاد کے ساتھ کرتا ہے۔

جورجیا کے وزیر اعظم کو برطرف کر دیا گیا

لندن ۲۰ ستمبر۔ طفلس ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جورجیا کے وزیر اعظم مسٹر وی ایم۔ باکر اوزے کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ مسٹر جلاد شیلی کو وزیر اعظم کو مقرر کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جورجیا کی کمیونسٹ پارٹی کے زمینٹ سیکرٹری مرکولاوا کو بھی ان کے عہدے سے برطرف کر کے ان کی جگہ وا الدزے کو مقرر کر دیا گیا ہے روس کے برطرف شدہ نائب وزیر اعظم مسٹر لیورنتی بیریا اور مارشل اسٹالین اسی صوبہ کے رہنے والے ہیں۔ گذشتہ جولائی میں جورجیا کے وزیر داخلہ کو بیریا کا حامی ہونے کے الزام میں برطرف کیا گیا تھا

رہبر کمیٹی کی طرف سے روسی تجویز کو ایجنڈے میں شامل کرنے کی سفارش

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی رہبر کمیٹی نے جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں تخفیف اسلحہ سے متعلق روسی تجویز کو شامل کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ رہبر کمیٹی کا یہ فیصلہ سفارش کے طور پر اب جنرل اسمبلی میں پیش ہو گا۔ روس نے تخفیف اسلحہ کی اس نئی تجویز میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے استعمال پر غیر مشروط پابندی لگانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا ماہوار اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجلاس عام مورخہ ۲۷ ستمبر بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح احمدیہ ہال میں منعقد ہو گا۔ جس میں نمائندگان مجلس مقامی برائے شوریٰ بموقعہ سالانہ اجتماع کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ سب اراکین خدام بشمول ہارڈی لوڈ کورنگی۔ منوڑہ وغیرہ سے گذارش ہے کہ اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

زیر عنوان جناب شفقت مسیح صاحب کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ فرمایا ہے؟

"بائیبل کا نیا ترجمہ جو امریکہ میں ہوا ہے۔ اس قسم کی اور بدعتی تعلیمات امریکہ سے دوسرے ملکوں میں پہنچ جائیں۔ تو کچھ عجب نہیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ امریکہ درست مسیحی اشاعت کا ہیڈ کوارٹر مانا جاتا تھا۔ امریکہ سے ہزاروں مشنری بے شمار ملکوں میں پاک کلام کی تبلیغ کے لئے گئے اور ہر طبقہ کے لوگوں میں خدمت کی۔ لیکن موجودہ وقت میں ایسی تعلیمات امریکہ سے نکل رہی ہیں۔ کہ پختہ ایماندار مسیحی ان کو پڑھ کر صحیح ایمان اور عقیدے پر قائم رہ سکتا۔ اور ان کو جھوٹا ثابت کر سکتا ہے۔ اسی طرح امریکہ کا ایک بہت بڑا گروہ انٹرنیشنل سٹوڈنٹ کے نام سے موسوم ہے۔ ان کا یہ دعویٰ کہ بائیبل میں تثلیث نہیں اور یہ صرف پادریوں کی بنائی ہوئی چیز ہے۔ تو بھی حقیقت ان کے اپنے ترجمے میں موجود ہے۔ کہ "وہ خدا تعالے کا بیٹا کہلائے گا" (لوقا ۱/۳۵) جب بیٹا ہے۔ تو انہیں خدا کو باپ بھی ماننا پڑے گا۔ جس سے بیٹا صادر ہوا۔ اور مریم مقدسہ کے بطن میں روح القدس سے وجود میں آیا۔ جو کنواری کے پیٹ سے جنا۔ پرانے عہد ناموں کی پیشگوئیوں اور انجیل مقدس کے نوشتوں سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ مریم کنواری تھی۔

یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ خدا باپ ہے۔ اور پاک کلام میں باپ بیٹا اور روح القدس تینوں اقنوم ثلاثہ موجود ہیں۔" (شفقت مسیح کوئٹہ)

فرمائیے کیا یہ بھی احمدیوں کی بددیانتی ہے؟ بے شک قرآن کریم نے عیسائیوں کے ان عجیب و غریب اعتقادات کے پرخچے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے اڑا دیئے ہیں۔ مگر موجودہ اناجیل کے پرخچے خود عیسائی کہلانے والی اقوام اڑا رہی ہیں۔ اور یہ قدرتی امر ہے۔ کیونکہ یہ عجیب و غریب اعتقادات۔ تاریخ۔ عقل اور انسانی فطرت سب کے خلاف ہیں۔ اور اللہ تعالے کی طرف سے نہیں ہیں۔ ورنہ خود عیسائی کہلانے والے ان کی تردید نہ کرتے۔ نہ صرف تردید ہی نہ کرتے۔ بلکہ اناجیل کے ایسے نئے تراجم نہ چھاپتے۔ جن میں سے ایسے اعتقادات پر مشتمل الفاظ اور عبارتیں حذف کی گئی ہوں۔ یا معنی اور مفہوم بدل دیئے گئے ہوں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ اعتقادات وہ نہیں ہیں۔ جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ "اے خدا تیرا کلام اٹل ہے"۔